عبدالرحمٰن باوا (لندن)

قادیانی ٹولے میں ٹوٹ پھوٹ

قادیانی جماعت اس وقت روبہ زوال ہے۔پچھلے کچھ عرصہ سے جماعت میں انتشار،ٹوٹ پھوٹ اور بغاوت کی خبریں تسلسل سے مل رہی تھیں۔جرمنی میں مقیم عبدالغفار جنبہ نے مصلح موعود کا دعویٰ کیا تو ماریشس کے منیر احمد اعظم نے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے وحی کے ذریعے اطلاع دی کہ ''تم کو محی الدین اور امیر المومنین'' کے مقام پر فائز کیا گیا ہے۔اس نے ''جماعت احمدیہ المسلمین'' کے نام سے ایک نئے فرقہ کی بنیاد ڈالی اور سب سے پہلے جنوبی ہند کا سفر کر کے لوگوں کو اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کی۔قادیانی سربراہ مرزا مسرور نے غالباً اس مسئلے کو سلجھانے کے لئے دسمبر ۲۰۰۵ء میں ماریشس کا دورہ کیا لیکن اندازہ یہ ہے کہ عبدالغفار جنبہ اور منیر احمد اپنے اپنے موقف پر ڈٹے ہوئے ہیں۔

کینیڈا میں مبشر ڈار قادیانی اور ان کا گروپ جو قادیانی جماعت میں جمہوریت رائج کرنے کے علمبردار ہیں اب پہلے سے کافی سرگرم نظر آرہے ہیں۔ابھی جو رمضان المبارک گزرا ہے انہوں نے اس ماہ میں ''آپریشن احمدیہ فریڈم'' یعنی قادیانیوں کو خلفاء اور ملاؤں سے آزاد کرانے کی تحریک،اس تحریک کے تحت انہوں نے جو پہلا قدم اٹھایا ہے وہ یہ ہے کہ ''کینیڈین کو غلامی سے نجات دلوایئے'' کے عنوان سے ایک خط تحریر کیا، جسے کینیڈا کی پارلیمنٹ کے تین سوممبروں اور صوبائی اسمبلی کے ایک سوممبروں کو بھیجا گیا ہے۔اس خط میں قادیانی جماعت کے بارے میں شکایت کی گئی ہے کہ کینیڈا کی قادیانی جماعت ملکی قانون کے تحت ایک چیریٹی رجسٹرڈ ادارہ ہے۔اس جماعت کا نیشنل پریذیڈنٹ ملاں نسیم احمد جو گزشتہ بیس سال سے اس عہدے پر فائز چلا آرہا ہے اور وہ غیر منتخب ہے جبکہ کینیڈا میں ہر جگہ جمہوری نظام رائج ہے۔جہاں امن وامان ،آزادی اور مساوات ہے اور لوگوں کے بنیادی حقوق محفوظ ہیں لیکن ان اقدار کو شدید خطرہ ان لوگوں سے ہے جو کینیڈین سوسائٹی کا حصہ نہیں۔ان لوگوں نے اپنی ذاتی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے قادیانی کمیونٹی کو برین واشنگ کے ذریعے غلط راستے پر ڈال دیا ہے جو کہ جمہوری اصولوں کے سراسر خلاف ہے۔

قادیانی خلیفہ ایسے خاندان سے ہے جن کا وطن پاکستان ہے۔خاندان کا اپنا ذاتی بنایا ہوا ''الیکٹرول کالج''(انتخاب خلیفہ کا ادارہ) غیر نمائندہ اور غیر منتخب ہے' جس کے تمام اراکین ملاؤں پر مشتمل ہیں۔یہ لوگ صرف خاندان سے ہی خلیفہ منتخب کرتے ہیں اس لیے وہ غلط فیصلے نہیں کر سکتے۔لہٰذا ان کی اطاعت اور فرمانبرداری ہر قادیانی کے لیے لازم ہے اور جو بھی نظام جماعت کی مخالفت کرتا ہے۔اسے جماعت کی جانب سے مقرر کردہ سزاؤں مثلاً اخراج جماعت ، بائیکاٹ وغیرہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ان سزاؤں کے خوف سے لوگوں نے اپنی زبانوں کو بند کر رکھا ہے۔ان ملاؤں کے پاس کارکن بھی ہوتے ہیں۔اس جماعت کی کافی رقم چندے کی مد میں ہوتی ہے اور جسے قادیانی جماعت نے کینیڈا کے حکومتی انتخابات کے موقع پر استعمال کیا جو کہ غیر قانونی ہے۔

انہوں نے ممبران پارلیمنٹ سے درخواست کی کہ کمیونٹی کو اپنے فیصلے کرنے کی آزادی دلائیں اور اس جماعت میں جمہوری نظام رائج کرائیں۔آپ قادیانی خلیفہ مرزا مسرور پر اپنا اثر ورسوخ استعمال کرتے ہوئے ان پر دباؤ ڈالیں کہ نیشنل پریذیڈنٹ کو نامزد کرنے کی بجائے کمیونٹی اسے خود منتخب کرے۔اگر ہم نے ملاں نسیم مہدی اور مرزا مسرور کے غیر قانونی ہتھکنڈوں کو نظر انداز کر دیا تو پھر اس کمیونٹی کا انجام اچھا نہیں ہوگا۔اس لیے ممبران پارلیمنٹ سے مداخلت کی اپیل کی گئی ہے۔یہ ہے مختصر خلاصہ اس خط کا۔اس کے علاوہ مبشر ڈار گروپ نے اپنی ایک تحریر میں لکھا ہے کہ ''ہم نے آپریشن احمدیہ فریڈم کی جو تحریک شروع کی ہے' اس کا مقصد قادیانی کمیونٹی کو ہر قسم کی غلامی سے نجات دلانا ہے۔انہوں نے ''مرزا فیملی'' پر الزام لگایا ہے کہ خلافت کو خاندان میں رکھنے کی خاطر ''الیکٹرول کالج'' کے ممبران کو تبدیل کرنا شروع کر دیا ہے اور منتخب افراد کی جگہ قادیانی ملاؤں کو جن کی وفاداریاں آزمائی جا چکی ہیں' مقرر کیا جارہا ہے۔یہ سراسر ناانصافی ہے۔انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ ہر حال میں جماعت میں رائج ظالمانہ اور آمرانہ نظام کے خلاف قلم سے جہاد کریں گے۔ انہوں نے یہ پیشین گوئی کی ہے کہ ''جماعت کے آمرانہ نظام اور ہمارے درمیان ایک غلیظ قسم کی جنگ چھڑ سکتی ہے۔

صدر بش کو دہشت گردی کا نشانہ بنانا زندگی کا بہترین دن ہوگا: امریکی طالب علم

واشنگٹن (اے پی پی) دنیا بھر میں مسلمانوں کے دینی مدارس میں دہشت گردی کی تعلیم کا الزام عائد کرنے والے امریکی حکام کو اس وقت شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا جب امریکی ریاست رہوڈ آئی لینڈ کے علاقے ویسٹ واروک میں واقع جان ایف ڈیئرنگ مڈل سکول میں ساتویں جماعت کے طالب علم نے اساتذہ کی طرف سے دی گئی ایک اسائمنٹ (مشق) میں امریکی صدر جارج ڈبلیو بش کو دہشت گردی کا نشانہ بنانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ساتویں جماعت کا طالب علم جس کا نام نہیں بتایا گیا کے اساتذہ نے ایک اسائمنٹ میں طلبہ کو ''اپنی زندگی کے بہترین دن'' کے عنوان پر مضمون لکھنے کو کہا تھا جس پر مذکورہ طالب علم نے اپنے ایک صفحے کے مضمون میں لکھا کہ اس کی زندگی کا بہترین دن وہ ہوگا جب وہ امریکی صدر اور متعدد امریکی اداروں کو دہشت گردی کا نشانہ بنانے میں کامیاب ہوجائے گا۔سکول کے عملہ نے طالب علم کا نام اور اس کی عمر نہیں بتائی تاہم امریکی سکولوں میں ساتویں جماعت میں پڑھنے والے طلبہ کی عمریں عموماً ۱۱ سال سے ۱۳ سال کے درمیان ہوتی ہے۔سکول کے عملہ نے طالب علم کے اقدام کو احمقانہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی میں ایسے خطرناک ارادے رکھنے والا طالب علم نہیں دیکھا۔اگرچہ طالب علم کے خلاف مقامی پولیس میں کوئی مقدمہ درج نہیں کرایا گیا تاہم اس کا کیس خفیہ اداروں کے سپرد کر دیا گیا ہے جو وہ وجوہات جاننے کی کوشش کریں گے۔(مطبوعہ: روزنامہ ''جنگ'' ملتان۔۵/فروری ۲۰۰۶ء)